File
::\Muh.bm
not

عید میلاد النبی ﷺ کے حوال سے دو سوال

محسنِ انسانیت ﷺ کی پیدائش ربیع الاوّل میں ہوئی جس کے معنی ہیں 'موسم بہار کی پہلی بارش'۔ جس طرح بارش سے مردہ زمین سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے، اسی طرح آپؐ کی تشریف آوری سے مردہ دِلوں کو تروتازگی نصیب ہوئی۔ ظلم و جور کرنے والے عدل وانصاف کے داعی اور کفر و شرک کی تاریکی میں غرق رہنے والے شمعِ توحید کے پروانے بن گئے۔

❶ سوموار کو آپؐ کی پیدائش کے بارے میں مؤرخین کا عام طور پر اتفاق ہے۔ لیکن ربیع الاوّل کی کس تاریخ کو آپؐ پیدا ہوئے، اس بارے میں محققین کا اختلاف ہے۔ ابوالفدا حافظ ابن کثیر نے یہ تاریخ ۱۰ ربیع الاوّل بتائی ہے جبکہ طبری اور ابن خلدون نے ۱۲ ربیع الاوّل لکھی ہے۔ مولانا ادریس کاندھلوی نے زرقانی کے حوالے سے ۸ ربیع الاوّل بتائی ہے۔ سلیمان منصور پوری نے ماہرین فلکیات کے حسابی دلائل کو مدنظر رکھ کر ۹ ربیع الاوّل لکھی ہے۔ مؤرخین کا ایک تاریخ پر اجماع ثابت نہیں ہے؛ اس میں کیا حکمت ہے؟ یہ بھی ایک سوال ہے جو حل طلب ہے......!

❷ صحابہ کرامؓ کو خاتم النّبیین ﷺ سے جو محبت و عقیدت تھی، وہ اظہر من الشّمس ہے۔ صحابہ آپؐ کی اطاعت واتباع پر مر مٹنے والے تھے۔ حتیٰ کہ اُنہوں نے آپؐ سے کہا کہ ہمارا دل چاہتا ہے کہ ہم آپؐ کو سجدہ کریں تو ہادیٔ برحق نبی مکرم ﷺ نے فرمایا کہ ''اگر اللہ کے سوا اور کو سجدہ جائز ہوتا تو میں عورتوں کو کہتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں۔'' لیکن اس سب محبت، عقیدت اور آپؐ کی ہر اَدا پر مٹنے کے باوجود کسی صحابی سے یہ سوال منقول نہیں ہے کہ حضورؐ! ہم آپؐ کی پیدائش کے دن کو کیسے منایا کریں؟ اور نہ ہی خلفاے راشدینؓ کے دور میں ایسی کوئی کاوش نظر آتی ہے۔ شاید اس لئے کہ یہ سب حضرات اس بات کو سمجھتے تھے کہ سیرت منانے کی نہیں بلکہ عمل کرنے کی چیز ہے یا پھر شاید کوئی اور وجہ تھی جس کے باعث صحابہؓ کی زندگی اس استفسار اور کاوش سے خالی نظر آتی ہے۔ بہرحال ایسا کیوں تھا؟ یہ بھی ایک سوال ہے جو حل طلب ہے......!

(عطا محمد جنجوعہ، سرگودھا)